روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 14 فروری 2011ء 10 ربیع الاول 1432 ہجری 14 تبلیغ 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 37

اللہ ہر عیب سے پاک ہے

پاک ہے وہ اور بہت بلند ہے ان باتوں سے جو وہ کہتے ہیں۔

(بنی اسرائیل:44)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

احسان کی خوبیاں اللہ تعالیٰ میں بہت ہیں جن میں سے چار بطور اصل الاصول ہیں۔ اور ان کی ترتیب طبعی کے لحاظ سے پہلی خوبی وہ ہے جس کو سورۃ فاتحہ میں رب العالمین کے فقرہ میں بیان کیا گیا اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت یعنی پیدا کرنا اور کمال مطلوب تک پہنچانا تمام عالموں میں جاری و ساری ہے۔ یعنی عالم سماوی اور عالم ارضی اور عالم اجسام اور عالم ارواح اور عالم جواہر اور عالم اعراض اور عالم حیوانات اور عالم نباتات اور عالم جمادات اور دوسرے تمام قسم کے عالم اس کی ربوبیت سے پرورش پا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خود انسان پر ابتداء نطفہ ہونے کی حالت سے یا اس سے پہلے بھی جو جو عالم موت تک یا دوسری زندگی کے زمانہ تک آتے ہیں وہ سب چشمہ ربوبیت سے فیض یافتہ ہیں۔ پس ربوبیت الٰہی بوجہ اس کے کہ تمام ارواح و اجسام و حیوانات و نباتات و جمادات وغیرہ پر مشتمل ہے فیضان اعم سے موسوم ہے کیونکہ ہر ایک موجود اس سے فیض پاتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہر ایک چیز وجود پذیر ہے ہاں البتہ ربوبیت الٰہی اگرچہ ہر ایک موجود کی موجد اور ہر ایک ظہور پذیر چیز کی مربی ہے لیکن بحیثیت احسان کے سب سے زیادہ فائدہ اس کا انسان کو پہنچتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ تمہارا خدا رب العالمین ہے تا انسان کی امید زیادہ ہو اور یقین کرے کہ ہمارے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کی قدرتیں وسیع ہیں اور طرح طرح کے عالم اسباب ظہور میں لا سکتا ہے۔

(ایام الصلح ۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 248)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈاکٹرز کو وقف کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعہ المبارک میں احمدی ڈاکٹرز کو ''تحریک وقف'' فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

''ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے۔ چاہے تین سال کیلئے کریں۔ چاہے پانچ سال کیلئے کریں۔ چاہے زندگی کیلئے کریں۔ لیکن وقف کر کے آگے آنا چاہئے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ دعوت خدمت دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ''وقف ڈاکٹرز'' کی ضرورت ہے۔

Emergency.
Anaesthesia
Paediatrics.
Pathology-(Histopath)
Medicine.
Radiology/ Ultrasonography.
Gynaecology.
Ophthalmology.
Surgery.
Otolaryngiology
Psychiatry.

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

برائے مجلس انصار اللہ پاکستان

مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان ''تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں''

قواعد، ذیلی عناوین و امدادی کتب 11-2010ء

قواعد

☆عنوان مقالہ ''تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں''

☆مقالہ کے الفاظ 60 ہزار سے کم اور ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد نہ ہوں۔ ایسے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے جن کے الفاظ کی تعداد 60 ہزار سے کم اور ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد ہوگی۔

☆مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس بمعہ فون نمبرز، اپنی تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور پر تحریر کریں۔

☆مقالہ نگار اپنے الفاظ کی تعداد کو مقالہ کے ٹائٹل صفحہ پر نمایاں طور سے تحریر کریں۔

☆جن کتب کا حوالہ دیا جائے اُن کے مصنفین، کتاب کا نام، ایڈیشن، مطبع، سنِ اشاعت، جلد وصفحہ نمبر درج کیا جائے۔ اور حوالہ جات کو درست اور واضح طور پر تحریر کیا جائے۔

☆کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر کریں۔ مقالہ کے دائیں طرف حاشیہ ضرور چھوڑیں۔

☆مقالہ مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2011ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

☆اس مقابلہ میں مجلس انصار اللہ پاکستان کے اراکین شریک ہوسکیں گے۔

☆مجلس انصار اللہ پاکستان کے اراکین اپنے مقالہ جات براہ راست قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان (ربوہ) کو اپنے زعیم کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

☆مقالہ نویس اراکین کی راہنمائی کے لئے ذیلی عناوین اور امدادی کتب کی فہرست دی جا رہی ہے۔ تاہم مقالہ نویس ان کتب کے علاوہ مزید کتب سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ مقالہ تحریر کرتے وقت قیادت تعلیم کی طرف سے دیئے گئے ذیلی عناوین کی پابندی لازمی ہے۔

☆مقالہ نویس مقالہ مرکز میں جمع کروانے سے قبل ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔ مرکز میں جمع شدہ مقالہ واپس نہیں کیا جائے گا۔

☆مقالہ نویس اراکین کے لئے تمام قواعد کی پابندی لازمی ہے۔

☆انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اوّل: سیٹ روحانی خزائن + سند امتیاز + 25 ہزار روپے نقد

دوم: سیٹ انوار العلوم + سند امتیاز + 15 ہزار روپے نقد

سوم: سیٹ حقائق الفرقان + سیٹ تفسیر کبیر + سند امتیاز + 10 ہزار روپے نقد

ان تین انعامات کے علاوہ دس انعامات حُسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب اور سند امتیاز کی صورت میں دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ مقابلہ میں شرکت کرنے والوں کو سند شرکت بھی دی جائے گی۔

ذیلی عناوین

1- تربیت اولاد کی ضرورت واہمیت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)۔

2- سورۃ لقمان کی آیات سے تربیت اولاد کے دس اصول۔

3- تربیت اولاد اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات۔

4- تربیت اولاد کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات۔

5- تربیت اولاد کے سلسلہ میں خلفائے احمدیت کی نصائح۔

6- تربیت اولاد کے لئے والدین کا اپنا نیک نمونہ پیش کرنا۔

7- تربیت اولاد کا آغاز بچوں کی پیدائش سے ہی کر دینا چاہئے۔

8- تربیت اولاد کے لئے بیوی اور خاوند کے مابین باہمی تعاون کی ضرورت۔

9- خلافت سے محبت اور نظام جماعت اور ذیلی تنظیموں سے وابستگی۔ تربیت اولاد کا زرّیں اصول۔

10- تربیت اولاد کے لئے تحریک وقف نو میں شمولیت کی اہمیت۔

11- تربیت اولاد کے بارہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ رسول ﷺ کے پاکیزہ نمونے۔

12- تربیت اولاد کے لئے حضرت مسیح موعود، حضرت اماں جان، خلفائے احمدیت اور بزرگان سلسلہ کا اسوہ۔

13- تربیت اولاد کا بہترین طریق۔ دردمندانہ دعائیں۔

14- حضرت مسیح موعود کی اولاد کے حق میں دعائیں۔

15- تربیت اولاد میں انصار اللہ کا کردار اور ذمہ داریاں۔

امدادی کتب

1- قرآن کریم۔ 2- کتب احادیث: صحاح ستہ۔ حدیقۃ الصالحین۔ ریاض الصالحین

3- تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود۔ 4- روحانی خزائن۔ 5- ملفوظات۔ 6- مجموعہ اشتہارات۔

7- مکتوبات احمد۔ 8- مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے۔ محترم سیّد میر داؤد احمد صاحب

9- حقائق الفرقان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل۔ 10- خطبات نور۔ 11- تفسیر صغیر + تفسیر کبیر مکمل۔

12- خطبات محمود۔ 13- انوار العلوم۔ 14- تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ 15- احباب جماعت اور اپنی اولاد سے ایک خطاب۔ 16- خطبات ناصر۔ 17- خطبات طاہر۔ 18- خطابات طاہر (تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت) 19- خطبات مسرور۔ 20- سبیل الرشاد (ہر دو حصص)۔ 21- مشعل راہ (مکمل)۔ 22- الازھار لذوات الخمار (مکمل سیٹ)۔ 23 مضامین بشیر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

24- اچھی تربیت کے ذریعے اپنی اولاد کی فکر کرو۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

25- اچھی مائیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ 26- تربیتی مضامین۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

27- چالیس جواہر پارے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔

28- سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ۔ مکرم محمود احمد عرفانی صاحب

29- تربیت۔ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب

30- تنویر القلوب۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب

31- تربیت نفس تربیت اولاد۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

32- تربیت اولاد کے لئے والدین کی ذمہ داریاں۔ مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب

33- تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں۔ مکرم مبارک محمود پانی پتی صاحب

34- احادیث الاخلاق۔ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف

35- حضرت محمد ﷺ۔ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف

36- روشن ستارے۔ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف

37- سیرت صحابہؓ رسولؐ۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

38- اسوہ انسان کامل۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

39- 700 احکام خداوندی۔ مکرم حنیف احمد محمود صاحب

40- لباس۔ مکرم حنیف احمد محمود صاحب

41- مشترکہ خاندانی نظام۔ مکرم حنیف احمد محمود صاحب

42- سیرت حضرت اماں جان۔ لجنہ اماء اللہ لاہور

43- سیرت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ لجنہ اماء اللہ لاہور

44- مضامین ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ لجنہ اماء اللہ کراچی

45- تربیت اولاد۔ اطفال الاحمدیہ ربوہ۔ 46- تربیت کے تقاضے۔ مکرم محمد سعید احمد صاحب

47- بچوں کی پرورش۔ مکرمہ امۃ الرقیب صاحبہ

48- حقوق والدین۔ مکرمہ عظمیٰ مبارکہ صاحبہ

49- صد سالہ خلافت جوبلی پر لجنہ اماء اللہ پاکستان اور خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے شائع ہونے والی سیرت کی تمام کتب۔

رسائل

''ریویو آف ریلیجنز'' (اردو)۔ ''الفرقان''۔ ماہنامہ: ''انصار اللہ''۔ ''خالد''۔ ''مصباح''۔ ''تشحیذ الاذہان''۔

اخبارات

الحکم۔ البدر۔ الفضل۔ الفضل انٹرنیشنل

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول

جماعتی کاموں کے لئے تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات

لکھنو میں قیام کے دوران چند دوستوں کا ذکر

45-1944ء میں خاکسار جب ملٹری اکاؤنٹس کی ملازمت میں لکھنو میں متعین تھا تو ابتداء میں کرایہ کا کوئی مکان نہ ملنے کے باعث فوجی بیرکوں میں قیام رہا۔ ایک کمرے میں ہم پانچ افراد قیام پذیر تھے۔ ان میں ایک صاحب غالباً بنگالی تھے دوسرے دوست ہندو تھے اور دو پنجابی مذہباً اہلسنت والجماعت کے عقائد کے مسلمان تھے اور پانچواں فرد خاکسار شبیر احمد تھا جو بفضل خدا احمدی جماعت سے تعلق رکھنے والا تھا۔

اس طرح مختلف عقائد کے افراد کا اکٹھا ایک کمرے میں رہنا آئے دن مذہبی بحثوں کا باعث ہوا کرتا تھا ان میں سے دو افراد جو اہل سنت تھے میری طرف سے جماعت احمدیہ کا تعارف سن سن کر بہت حد تک احمدیت سے متاثر ہو چکے تھے۔

ان میں سے ایک دوست بظاہر راسخ العقیدہ تھے مگر نماز نہیں پڑھتے تھے ابتداء میں انہیں اکثر کہا کرتا تھا کہ آپ نے دینی معلومات تو ماشاء اللہ بہت حد تک حاصل کر لی ہیں میری اور آپ کے درمیان نماز کی اہمیت تو مشترکہ عقیدہ ہے مگر افسوس کہ آپ نماز کی طرف نہیں آتے۔ میں آپ کو نماز پڑھنے کی طرف توجہ دلا سکتا ہوں؟

وہ صاحب نماز کے معاملے میں بہت کمزور تھے۔ میری طرف سے نماز کی تاکید پر وہ جواب دیتے تھے کہ ''نماز وارہ نہیں کھاندی'' کہ نماز پڑھنی بڑی مشکل ہے لیکن کچھ عرصہ گزرنے اور میری طرف سے دی جانے والی احمدیت کے بارے میں کتب کے مطالعے سے ان میں ایک خوشگوار تبدیلی آئی کہ ایک دن وہ صاحب چارپائی پر لیٹے لیٹے الوصیت کا مطالعہ کر رہے تھے کہ یکا یک اٹھ بیٹھے اور الوصیت کے مضمون کی بڑی تعریف کرنے لگے کہ کاش میں نے یہ کتاب طالب علمی میں پڑھی ہوتی تو خدا کی ہستی کے بارے میں جو دلائل مجھے اس کتاب میں ملے ہیں ان کے ذریعہ میں خدا کے منکروں کو تسلی بخش جواب دے سکتا تھا۔ یہ ان کی صرف زبانی خوشگوار تبدیلی نہ تھی بلکہ وہ اٹھے اور غسل کیا اور نماز پڑھنی شروع کر دی۔ جس خوشگوار تبدیلی کی میں انہیں تاکید کرتا رہتا تھا وہ خوشگوار تبدیلی حضرت مسیح موعود کی کتاب الوصیت نے رونما کر دی۔

اس پر خاکسار نے انہیں حضرت مسیح موعود کی صداقت معلوم کرنے کے لئے استخارہ کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کی اور چند دنوں بعد ہی اپنی ایک خواب سنائی۔ انہوں نے فرمایا کہ خواب میں میں نے حضرت مسیح موعود کو دیکھا کہ وہ بطور طبیب میرا معائنہ فرما رہے ہیں۔ معائنہ کے بعد فرماتے ہیں کہ آپ کو بیماری تو کوئی نہیں البتہ کمزوری ہے۔ میں نے کہا کہ اس خدائی اشارہ کو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہنے لگے سمجھ تو گیا ہوں مگر مجھے ایک مجبوری لاحق ہے جس کا مقابلہ شاید میں نہ کر سکوں اور وہ یہ کہ میرے والد صاحب ایک مسجد کے امام ہیں میں احمدی ہونے کا اعلان کر دوں تو ان کا کوئی ٹھکانہ نہ رہے گا ویسے دل سے تو میں حضرت مرزا صاحب کو سچا سمجھتا ہوں۔

میرے دوسرے روم میٹ بھی اہل سنت عقائد کے مسلمان تھے ان کو بھی میں نے استخارہ کی دعوت دی دو تین دن بعد ہی کہنے لگے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بازار جا رہا ہوں مجھے دائیں طرف ایک گلی نظر آئی جو سنگ مرمر کا فرش رکھتی تھی میں نے کسی سے پوچھا کہ یہ گلی کہاں جاتی ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ گلی قادیان کو جاتی ہے۔ میں نے کہا کہ خواب تو آپ کو صحیح راہنمائی کر رہی ہے۔ کہنے لگے کہ مجھے ایک بڑی مجبوری ہے وہ یہ کہ میری والدہ بڑی متعصب ہیں اور مجھ پر انہوں نے بڑا کنٹرول رکھا ہوا ہے میں جو کچھ پڑھتا ہوں وہ میری نگرانی کرتی ہیں اس سلسلہ میں انہوں نے اپنی والدہ کا لطیفہ بھی سنایا۔ کہنے لگے کہ میں ایک کباڑیہ کی دکان سے ایسی کتاب لایا جس کے پہلے اور آخری صفحات ضائع ہو چکے تھے میں وہ پڑھ رہا تھا کہ میری والدہ فوراً آ گئیں اور مجھ سے کتاب لے کر اس کو بنظر غور دیکھا اور فرمایا ''ہاں بیٹا ایسی کتابیں پڑھا کرو'' اس کتاب کے بارے میں میں نے ایک احمدی دوست سے پوچھا کس کی لکھی ہوئی ہے تو احمدی دوست نے بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود کی کتاب ہے۔ اس کا نام ہے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اس اہل سنت دوست نے کہا کہ میں شکر کرتا ہوں کہ میری والدہ صاحبہ کو پتہ نہیں لگا کہ یہ حضرت مرزا صاحب کی کتاب ہے ورنہ میری خیر نہ تھی اس صورت حال میں یہ صاحب بھی صداقت کو قبول کرنے سے محروم رہے۔

کچھ عرصہ بعد میرا تبادلہ لکھنو سے فیروز پور میں ہو گیا اور ان مجبور و محروم دوستوں سے رابطہ نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ ان کے حال پر رحم فرمائے اور ان کی مجبوریوں کو دور فرما کر انجام بخیر سے نوازے۔

ایک سفر کی ایمان پرور رُوداد

خاکسار ایک مرتبہ جماعتی پروگرام کے مطابق بعض جماعتوں میں دورہ کے لئے مرکز ربوہ سے بذریعہ بس نکلا۔ دفتر کے ایک کارکن مکرم چوہدری فیروز دین صاحب میرے ہمراہ تھے۔ ہم ابھی چنیوٹ میں پہنچے تھے کہ مزید آگے بڑھنے کا راستہ ملکی حالات کی وجہ سے بند معلوم ہوا۔ کوئی بس آگے جانے کو تیار نہ تھی معلوم ہوا کہ حکمران اپنے جلسے کو کامیاب بنانے کے لئے گاڑیوں کی پکڑ دھکڑ کروا رہے ہیں۔ تاہم چنیوٹ سے آگے بڑھنے کے لئے ایک بس کے ڈرائیور نے حامی بھری ہم اس کی بس میں خوشی خوشی بیٹھ گئے مگر پنڈی بھٹیاں پہنچ کر اس نے بھی ہاتھ کھڑے کر دیئے اور سواریوں کو کہا کہ گاڑی سے اتر جائیں۔ آگے گاڑیوں کی پکڑ دھکڑ ہو رہی ہے چنانچہ ہم چارو ناچار اس گاڑی سے بھی اتر گئے اور سرِ راہ کھڑے ہو کر آنے جانے والی گاڑیوں کو رکنے کا اشارہ دیتے مگر کوئی گاڑی کھڑا ہونے کا نام نہ لیتی۔ اب دوپہر کا وقت ہونے کو تھا گرمی شدید سے شدید تر ہو گئی میرے ہمسفر کارکن نے مشورہ دیا کہ ہمیں واپس ربوہ چلے جانا چاہئے لیکن میں نے یہ مشورہ قبول نہ کیا اور لب سڑک کھڑا ہو کر گاڑیوں کو ٹھہرانے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر افسوس حالات سازگار نہ ہوئے۔ اس عرصہ میں ایک احمدی دوست بذریعہ کار گزرتے ہوئے نظر آئے۔ میرے ہمسفر کارکن نے مشورہ دیا کہ مناسب یہی ہے کہ اس احمدی دوست کی لفٹ سے ہم واپس ربوہ چلے جائیں مگر اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے خاکسار نے یہ مشورہ بھی قبول نہ کیا۔ آخر ایک گاڑی جس کا ڈرائیور کچھ دلیر معلوم ہوتا تھا اس نے ہمارے اشارے پر گاڑی روکی اور ہمیں بٹھا لیا ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جہلم کی جماعت ہماری آخری منزل ہے اللہ تعالیٰ نے آخر ہمارے سفر کی تکمیل کے سامان پیدا کر دیئے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ حافظ آباد پہنچ کر اس گاڑی کے ڈرائیور نے بھی ہمت ہار دی حافظ آباد کے اڈے پر ہمیں اتار دیا گیا اور کہا کہ آگے ساری گاڑیاں پکڑی جا رہی ہیں میں آگے نہیں جا سکتا ہم بادل نخواستہ اس گاڑی سے بھی اتار دیئے گئے اور دعا کرتے رہے کہ خدایا ہم تیرے دین کی خاطر نکلے ہیں ہمیں اپنے فضل سے مطلوبہ منزل جہلم تک بروقت پہنچنے کے سامان پیدا فرما دے تُو قادر مطلق خدا ہے۔ جہلم کی بیت میں عصر کے وقت مخلصین جماعت ہمارا انتظار کریں گے ہمارے اس خدمت دین کے پروگرام کو کامیاب و کامران فرما۔ دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری توجہ ریل گاڑی کے سفر کی طرف مبذول فرما دی ہم نے فوراً ایک تانگہ کے ذریعہ حافظ آباد کے ریلوے سٹیشن کا رخ کیا اور جہلم کا ٹکٹ خرید کر پلیٹ فارم پر گاڑی کا انتظار کرنے لگے اتنے میں ایک ریل کار کا ڈبہ آتا ہوا دکھائی دیا جو پلیٹ فارم پر ٹھہرا تو جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ تل دھرنے کی بھی جگہ نہ تھی۔ اس میں جگہ تو کجا داخل ہونے کی بھی گنجائش نہ تھی۔ میرے ہمسفر کارکن مکرم چوہدری فیروز دین صاحب کو معلوم تھا کہ بفضل خدا مجھے حج کرنے کی سعادت حاصل ہے اس نے فوراً گارڈ سے رابطہ قائم کیا اور اسے کہا کہ ''گارڈ صاحب میری تو خیر ہے میرے ساتھ ایک حاجی دوست ہیں ان کے لئے کسی طرح بیٹھنے کی گنجائش نکال دیں'' پنجاب میں حاجی ہونے کا شرف بڑا قابل قدر سمجھا جاتا ہے گارڈ صاحب حاجی کا لفظ سن کر پسیج گئے اور اپنے پاس مجھے بٹھا لیا اس طرح میرے ہمسفر نے بھی کھڑا ہونے کی جگہ بنا لی اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اس ریل کار کے ذریعہ جہلم پہنچ گئے اور ٹھیک نماز عصر کے وقت جہلم کی بیت احمدیہ میں احباب جماعت کو ہم نے اپنے انتظار کے عالم میں پایا۔ سب حاضرین ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور طے شدہ اجلاس بفضل خدا بڑی کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوا۔

ربوہ سے جہلم تک کے سفر میں جس قدر رکاوٹیں حائل ہوئیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خدمت دین کے پاکیزہ مقصد کے پیش نظر دور فرما دیں۔

سندھ کی ایک جماعت روہڑی میں حاضری

سندھ کی جماعتوں میں دورہ کے ایام میں خاکسار ایک کارکن چوہدری فیروز دین صاحب کی معیت میں سکھر میں قیام پذیر تھا۔ اتفاق سے سلسلہ کے ایک بزرگ مربی فرخ صاحب بھی سکھر میں تشریف فرما تھے۔ سکھر میں قیام کے بعد اسی دن نماز مغرب کے بعد روہڑی میں ایک اہم میٹنگ تھی۔ عصر اور مغرب کے درمیانی عرصہ میں ہمیں سکھر سے روہڑی پہنچنا ضروری تھا لیکن اس دن گاڑیوں کی ہڑتال کے باعث کسی ٹیکسی گاڑی کا ملنا امر محال تھا۔ ہمارے ہمسفر کارکن کی تلاش بسیار کے باوجود کوئی ٹیکسی نہ ملی۔ ہمارے کارکن مکرم

چوہدری فیروز دین صاحب نے ایک چوک پر کھڑی کار دیکھی سٹیرنگ پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا ہمارے ذہین کارکن نے ان سے استفادہ کی کوشش کی اور کہا کہ آج روہڑی جانا چاہتے ہیں آپ سے درخواست ہے کہ اپنی کار کے ذریعہ ان حاجی بزرگوں کو روہڑی پہنچانے کا کار ثواب فرما دیں۔ سندھ میں حاجی کا مقام پنجاب سے بھی زیادہ قابل قدر سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ کار کا مالک فوراً تیار ہو گیا اور تھوڑی دیر میں گاڑی ہمارے دروازے پر آ کھڑی ہوئی مکرم فیروز دین صاحب نے ہمیں صورت حال سے آگاہ کیا کہ آپ گاڑی میں خاموشی سے تشریف فرما ہو جانا ہے اور دوران سفر کوئی گفتگو نہیں کرنی۔ چنانچہ ہم نے حالات سے سمجھوتا کرتے ہوئے ایسا ہی کیا اور کار کے بھلے مالک نے ہمیں مکرم فیروز دین صاحب کی راہنمائی سے روہڑی میں ہمیں اس مکان کے سامنے اتار دیا جہاں ہماری جماعتی میٹنگ تھی اور اس طرح محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم اجلاس میں بروقت پہنچ گئے۔

ہانڈی میں صابن کی ٹکیہ

45-1944ء میں ملٹری اکاؤنٹس کی ملازمت کے دوران لکھنو میں تعیناتی کا کچھ عرصہ فوجی بیرکس میں بھی گزرا۔ کھانے کا پروگرام فوجی میس سے ہی وابستہ رہا۔ وہاں ہفتہ میں ایک بار جھینگا مچھلی پکائی جاتی تھی جسے اکثر ممبر ناپسند کرتے تھے۔ چنانچہ چند فوجی دوستوں نے جھینگا مچھلی والے دن اپنی الگ ہانڈی پکانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ خاکسار بھی جھینگا مچھلی کے ذائقہ سے بچنے کے لئے علیحدگی پسند گروہ کا ممبر بن گیا۔ ایک علیحدگی پسند گروہ کے ممبروں نے کھانا تیار کر کے سب ممبران کے سامنے پیش کیا تو سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ سالن تو اچھا پکا ہے مگر معمولی سی کڑواہٹ بھی محسوس ہو رہی ہے۔ بہرحال ہانڈی پکانے والے کا شکریہ۔ سالن تقسیم ہوتے ہوتے جب آخری حصہ رہ گیا تو سالن نکالنے والے نے محسوس کیا کہ تہہ میں کوئی سخت سی چیز ہے بنظر غور دیکھا تو وہ صابن کی ٹکیہ تھی۔ اس عرصہ میں وہ سالن کھانے والوں پر مختلف قسم کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔ کوئی پیٹ درد کی شکایت کرنے لگا کوئی قے کے آثار ظاہر کرنے لگا کوئی سر چکرانے کی تکلیف محسوس کرنے لگا وغیرہ وغیرہ۔ غرض علیحدگی پسندی ہمیں راس نہ آئی اور وہ کہاوت ہم پر پوری ہوئی۔

راجہ جی پچھتائیں گے آخر چنے کی دال کھائیں گے۔

یہ واقعہ اگرچہ بڑا معمولی نظر آ رہا ہے مگر دیسی صابن کا مرکب اپنے اندر بعض خطرناک اجزاء رکھنے کے باعث زیادہ کھا لینے والے کے لئے مہلک بھی ثابت ہو سکتا تھا مگر اس کی کرواہٹ نے سب کو تھوڑا تھوڑا کھانے پر ہی محدود رکھا اور خدا کے فضل سے یہ بلا تھوڑی تھوڑی تکلیفوں پر ٹل گئی نیز یہ سبق دے گئی کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق کو رد کر کے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا قناعت اور صبر و شکر کی صفات کے منافی فعل ہے اس سے حتی الامکان پرہیز کرنا ضروری ہے۔

سفر کے دوران خدائی مدد

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے زمانہ وزارت خارجہ کی بات ہے کہ تحریک جدید کو جو فارن ایکسچینج ملا کرتا تھا وہ بند ہو گیا۔ اس کی صورت حال معلوم کرنے کے لئے بندہ کو کراچی جانا پڑا۔ کراچی پہنچ کر خاکسار نے حضرت چوہدری صاحب کو فون کیا اور ملاقات کے لئے وقت مانگا کہ کب حاضر خدمت ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا ابھی آ جائیں۔ سوء اتفاق سے اس دن ٹرانسپورٹ کی ہڑتال تھی ٹیکسی کا ملنا امر محال تھا۔ تاہم یہ ضرورت خدمت دین کے زمرے میں آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ناموافق حالات کے باوجود ایک ٹیکسی ڈرائیور کو جرأت دی اس نے مجھے حضرت چوہدری صاحب کی قیام گاہ جو چھ سات میل دور تھی تک پہنچا دیا۔ وہاں جا کر جو حالات دیکھے تو قدرے پریشانی ہوئی۔ حضرت چوہدری صاحب کے P.S سے ملنے پر معلوم ہوا کہ امریکہ کا وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کافی دیر سے حضرت چوہدری صاحب سے ملنے آیا ہوا ہے اور اس وقت دونوں وزراء محو مشاورت ہیں۔ ساتھ ہی P.S نے بتایا کہ حضرت چوہدری صاحب مجھے آگاہ فرما گئے ہیں کہ ایک صاحب مجھے ملنے آئیں گے مسٹر ڈلس کی ملاقات ختم ہونے کے بعد مہمان دوست کو میرے پاس پہنچا دیں سو آپ تشریف رکھیں۔ جونہی حضرت چوہدری صاحب مسٹر ڈلس سے فارغ ہوں گے آپ کی ملاقات حضرت چوہدری صاحب سے کروا دوں گا۔ چند منٹوں کے بعد حضرت چوہدری صاحب فارغ ہو گئے اور مجھے شرف ملاقات بخشا۔ بڑی شفقت سے پیش آئے۔ مجھ سے کوٹا کے بند ہونے کی اطلاع پر فرمایا کہ میں صورت حال معلوم کر کے آپ کو مرکز کے پتہ پر آگاہ کروں گا۔

حضرت چوہدری صاحب کی کوٹھی سے واپس شہر میں پہنچنا ہڑتال کی وجہ سے ایک مسئلہ بن گیا۔ بہرحال خاکسار کوٹھی سے باہر نکلا اور شہر کی طرف پیدل چل پڑا۔ گرمی کا موسم تھا سات میل کا فاصلہ پیدل طے کرنا جوئے شیر کے لانے سے کم نہ تھا ابھی چند قدم اٹھائے تھے کہ ایک فوجی گاڑی میرے پاس سے گزری میری نظر ڈرائیور پر پڑی تو وہ مجھے دیکھ رہا تھا اور میری دیکھتے اس نے گاڑی روک لی اور مجھے گاڑی میں بیٹھنے کی دعوت دی۔ خاکسار نے فوراً جست لگائی اور گاڑی میں بیٹھ گیا میں نے سمجھا کہ ڈرائیور سے پوچھ لوں کہ اس نے مجھے کیوں لفٹ دی ہے۔ بہرحال میرے دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ آج ٹرانسپورٹ کی ہڑتال ہے آپ کو اس شدت گرما میں پیدل جاتے ہوئے دیکھ کر آپ کو لفٹ دینا میں نے ضروری سمجھا۔ سو مجھے آپ کی خدمت کا موقع مل گیا اس شریف انسان نے مجھے شہر میں میری قیام گاہ تک پہنچا دیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سہولت خدمت دین کے صدقے حاصل ہو گئی۔

کچھ عرصہ انتظار کے باوجود فارن کرنسی کے بارے میں حکومت کے متعلقہ محکمہ کی طرف سے کوئی جواب نہ آنے پر بندہ کو پھر کراچی جانا پڑا۔ حضرت چوہدری صاحب سے ملنے کا وقت مانگا تو حضرت چوہدری صاحب نے پھر فرمایا ابھی آ جائیں چنانچہ آج بھی سوء اتفاق سے ٹرانسپورٹ کی ہڑتال تھی ابتداء میں ہڑتال نے زور نہ پکڑا تھا تو ایک ٹیکسی حضرت چوہدری صاحب کے بنگلے تک جانے کے لئے مل گئی اس نے ہڑتالیوں کے خوف سے مجھے گاڑی سے اتارتے ہی راہ فرار اختیار کی مبادا ہڑتالی اسے زد و کوب کریں۔ بہرحال بندہ حضرت چوہدری صاحب کی خدمت میں پہنچ گیا اور فارن کرنسی کے محکمے کی خاموشی کی صورت حال بیان کی۔ حضرت چوہدری صاحب اصولوں کے بہت ہی پکے انسان ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ باوجود وزیر خارجہ ہونے کے وزیر مال کے محکمہ میں دخل دینا مناسب خیال نہیں فرماتے تھے۔ فرمانے لگے کہ آج ہم دونوں (یعنی حضرت چوہدری صاحب اور وزیر خزانہ مکرم شعیب صاحب) دورے پر جا رہے ہیں آج شام کے وقت آپ ایئر پورٹ پر تشریف لے آئیں میں شعیب صاحب سے آپ کی ملاقات کروا دوں گا۔ آپ خود ان سے بات کر لیں۔

حضرت چوہدری صاحب سے فارغ ہو کر بندہ واپس اپنی قیام گاہ پر جانے کے لئے پھر ٹرانسپورٹ کا محتاج ہوا تو حضرت چوہدری صاحب کی کوٹھی سے باہر نکل کر پیدل چل پڑا۔ ساری سڑکیں ہڑتال کی وجہ سے سنسان تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر ایک ڈرائیور کے دل میں میری محبت پیدا کر دی اور اس نے مجھے شہر میں میری قیام گاہ تک پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ دونوں ڈرائیوروں کو حسنات دارین سے نوازے۔ یہ سہولت اللہ تعالیٰ نے خدمت دین کے صدقے مہیا فرما دی۔

خاکسار حضرت چوہدری صاحب کی ہدایت پر شام کو مقررہ وقت پر ایک احمدی دوست کی کار کے ذریعہ ایئر پورٹ پر پہنچ گیا۔ اس وقت حضرت چوہدری صاحب کے اخلاق فاضلہ کو دیکھنے کا بھی موقع ملا۔ حسن اتفاق سے ابھی حضرت چوہدری صاحب اور مکرم شعیب صاحب وزیر خزانہ ایئر پورٹ کے باہر ہی کھڑے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب نے مجھے کار میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو فوراً میرے پاس تشریف لائے اور میری گاڑی کا خود دروازہ کھولا اور مکرم شعیب صاحب کے پاس لے جا کر کہا کہ یہ صاحب فارن کرنسی کے کوٹے کے لئے تشریف لائے ہیں انہیں صورت حال سے آگاہ کر دیں۔ مکرم شعیب صاحب نے فرمایا کہ اب تو میں دورے پر جا رہا ہوں واپسی پر آ کر انشاءاللہ اس کیس کو دیکھوں گا۔ دوسرے دن مجھے خیال آیا کہ فارن کرنسی ڈیل کرنے والے محکمہ کے افسر سے ملاقات کر کے صحیح صورت حال سے آگاہی حاصل کر لوں۔ چنانچہ دوسرے دن وزارت خزانہ میں جا کر متعلقہ افسر کو ملا تو اس نے بڑی بے تکلفی سے باتیں کیں۔ ان کا ایک فقرہ یہ تھا کہ ارباب اختیار میں مذہبی ضروریات کوئی اہمیت نہیں رکھتیں نیز فرمایا کہ یہ سرخی پوڈر کے لئے فارن کرنسی دے دیں گے مگر مذہبی ضروریات کے لئے یہ سخاوت ممکن نہیں۔ ان حالات میں ہم نے فارن کرنسی کوٹے کے لئے کوشش کرنا چھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ نے جلد ہی کئی ممالک بیرون میں احمدیت کو مضبوط بنیادوں پر قائم فرما دیا جن کے چندوں سے نہ صرف مشنوں کا قیام عمل میں آ رہا ہے بلکہ ممالک بیرون میں مقیم احمدیوں کی مالی قربانی سے پے در پے بیوت الذکر تعمیر ہو رہی ہیں۔

مردان سے واپسی پر خدائی مدد

صوبہ سرحد کی بعض جماعتوں میں دورہ کرتے ہوئے مردان سے واپسی پر خدائی مدد کا ملنا بھی ایک بڑا ایمان پرور واقعہ ہے۔ ایک دن عصر کے وقت مردان سے فارغ ہو کر مغرب کے وقت ہمیں نوشہرہ پہنچنا تھا ان دونوں شہروں کے درمیان ایک چھوٹی سی جماعت بنام رسالپور واقع ہے۔ میرے ساتھ دفتر کا ایک کارکن ہمسفر تھا اس چھوٹی سی جماعت کو بھی بہرحال میں نے وقت دینا مناسب سمجھا۔ اس جماعت سے فارغ ہو کر ہم باہر مین روڈ پر سڑک کے کنارے نوشہرہ جانے والی گاڑیوں کے منتظر رہے۔ گاڑیاں تو گزرتی رہیں مگر ان میں مزید سواریوں کی گنجائش نہیں ہوتی تھی۔ نوشہرہ پہنچنے کے لئے وقت تنگ ہوتا جا رہا تھا نماز مغرب کے بعد وہاں میٹنگ تھی دور دراز سے دوستوں نے آنا تھا بہت دعا کی خدایا ہمیں کسی طرح مقررہ وقت پر نوشہرہ پہنچا دے۔ اتنے میں مجھے خیال آیا کہ خاکسار مرکز میں کام کرنے کی وجہ سے اکثر جماعتوں میں معروف شخصیت کا مالک ہے۔ سڑک کے کنارے نمایاں جگہ کھڑا ہو جاؤں اگر کوئی احمدی دوست یہاں سے گزرے گا تو وہ مجھے دیکھ کر انشاءاللہ ضرور مجھے ملنے کے لئے ٹھہرے گا۔ چنانچہ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک کار بڑی رفتار سے

ہمارے پاس سے گزری اور کچھ فاصلے پر جاکر رک گئی اور ریورس گیئر سے واپس آنے لگی ہمارے پاس پہنچی تو معلوم ہوا کہ مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب (مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بھائی) اس میں تشریف فرما ہیں اور ہمیں بیٹھنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اسے خدا کا فضل سمجھتے ہوئے اس سے استفادہ کیا۔ سلام دعا کے بعد چوہدری صاحب نے مقصد سفر کی تفصیل پوچھی۔ عرض کیا گیا کہ ہمیں نوشہرہ کی جماعت میں نماز مغرب کے وقت پہنچنا ہے وہاں ایک میٹنگ ہے مکرم چوہدری صاحب نے ہمیں نوشہرہ کی بیت الذکر میں اتار کر ہماری مشکل آسان کردی۔ یہ مناسب حال ذریعہ بروقت ملنا محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تھا مکرم چوہدری صاحب کے لئے دل کی گہرائی سے دعائیں نکلیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

1939-40ء میں ایک سائیکل سفر

1939-40ء کی بات ہے جب خاکسار (W.M.C.A) لاہور میں شارٹ ہینڈ کے کورس کا طالب علم تھا مجھے خواہش ہوئی کہ لاہور سے قادیان بذریعہ سائیکل پہنچا جائے۔ سو ایک دن خاکسار دوپہر سے کچھ وقت پہلے لاہور سے بذریعہ سائیکل عازم قادیان ہوا یہ سفر ڈیڑھ سو میل کا تھا۔ امرتسر راستہ میں آتا تھا وہاں خالصہ کالج میں میرا ایک ہندو دوست بنام امرناتھ عارف ایم اے کا طالب علم تھا ہم دونوں مرے کالج میں ہاکی کے کھلاڑی تھے میں نے مناسب سمجھا کہ قادیان کے سفر کو دو حصوں میں طے کیا جائے سو کالج کے ہاسٹل میں اپنے دوست کو تلاش کر کے رات کے قیام کے لئے اس دوست کا مہمان بن گیا۔ ہماری دوستی مرے کالج میں ہاکی پلیئر ہونے کی وجہ سے استوار ہوئی تھی۔ امرناتھ کو مجھے اچانک دیکھ کر حیرت بھی ہوئی اور انتہائی خوشی بھی۔ سائیکل کا سفر اختیار کرنے پر اسے خصوصی طور پر حیرت ہوئی بہرحال وہاں قیام کر کے نہ صرف مجھے مسرت ہوئی بلکہ آرام کا موقعہ بھی ملا۔ نیز سکھ طلباء کے بے شمار لطائف بھی سننے کا موقعہ ملا۔

خاکسار دوسرے دن امرتسر سے پھر اپنی اصل منزل یعنی قادیان کی طرف اپنے آہنی گھوڑے یعنی سائیکل کے ذریعہ روانہ ہوگیا اور قادیان اپنے عزیزوں کے گھر میں بفضل خدا خیریت سے پہنچ گیا۔ جملہ عزیزوں کو بے حد خوشی بھی ہوئی اور سائیکل سفر کا علم پا کر بے حد حیرت بھی۔ الحمدللہ اس مقدس سفر پر خیر و عافیت سے منزل مقصود پر محض خدا کے فضل سے پہنچ گیا۔ ع

ایں سعادت بزور بازو نیست

مکرم نذیر احمد صاحب خادم

جلسہ سالانہ قادیان 2010ء

حضرت بانی احمدیت نے اذن الٰہی سے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور دو سال بعد 1891ء میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔ اس پہلے جلسہ میں 75 مخلصین جماعت نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ دوسرے جلسہ سالانہ میں 327 احباب شامل ہوئے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 299)

بعد میں ہر آنے والے سال میں شاملین جلسہ کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ سینکڑوں سے بڑھ کر یہ تعداد ہزاروں تک جا پہنچی۔ 2005ء میں حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان تشریف لائے تو اس جلسہ سالانہ میں ہندوستان و پاکستان کے علاوہ اکناف عالم سے جماعتہائے احمدیہ کے 70 ہزار سے زیادہ احباب نے شمولیت فرمائی۔ ربوہ پاکستان کے جلسہ ہائے سالانہ کی تعداد تو اڑھائی تین لاکھ حاضرین تک جا پہنچی۔

پس قادیان دارالامان اور جلسہ سالانہ کی غیر معمولی عظمت و اہمیت اور برکات کی وجہ سے ہر احمدی کی یہ شدید آرزو اور دلی تمنا ہوتی ہے کہ وہ اس مقام پاک پر حاضر ہو کر اپنی روحانی تسکین کے سامان کرے اور ذکر الٰہی، دعاؤں، عبادات اور پُرمعارف تقاریر کے روح پرور ماحول سے فیضیاب ہو اور اسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر بھی دعاؤں کی سعادت نصیب ہو۔

قدغنوں کے اس ماحول اور گھٹن کی اس فضا میں بسا غنیمت ہے کہ ممالک بیرون میں جا کر کچھ احباب جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر اپنی روحانی و قلبی تسکین کا سامان کر لیتے ہیں۔

الحمدللہ کہ تازہ ہوا کا یہ خوشگوار جھونکا اس عاجز کو بھی نصیب ہوا۔ اس خوشخبری کی اطلاع ملی کہ جلسہ سالانہ قادیان 2010ء کے لئے جانے والے خوش نصیبوں میں اس عاجز کا نام بھی شامل ہے تو بے اختیار حضرت مسیح موعود کے یہ حمد و ثنا سے معمور بابرکت الفاظ میری زبان پر جاری ہوگئے ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ 23 دسمبر 2010ء کو ربوہ دارالہجرت سے قادیان دارالامان کے سفر کا آغاز کیا۔ زیرلب ذکر الٰہی اور درود شریف کا ورد کرتے ہوئے واہگہ بارڈر پر پہنچے۔ یہاں جماعت احمدیہ لاہور کے وفا شعار مخلصین نے جلسہ کے مہمانوں کے لئے کھانے اور چائے کا نہایت عمدہ انتظام کیا ہوا تھا اور ساتھ ہی سفری دستاویزات کی پڑتال وغیرہ کی کارروائی میں سہولت بہم پہنچانے کا بھی حق ادا کر دیا۔ ظہر و عصر کی نمازیں دوران سفر ہی ادا کیں۔ انڈیا کی حدود میں قادیان کے مستعد اور چہروں پر اخلاص و ایمان کی معصومیت لئے خدام نے قادیان لے جانے والی بس میں سوار کرنے کی ہر سہولت بہم پہنچائی اور پاسپورٹ وغیرہ چیک کروانے کے مراحل بھی خوش اسلوبی سے طے کروائے۔

ہم قادیان سے ابھی کچھ دوری پر تھے کہ بیت اقصیٰ کا سفید مینار نظر آنے لگا جس نے جذبات میں عجیب تلاطم پیدا کر دیا۔ دین حق کی 121 سالہ عظیم جدوجہد، قربانیوں، دعاؤں اور عشق و وفا کی عالمگیر اور لازوال تاریخ کے مناظر ایک ایک کر کے پوری آب و تاب سے دل و دماغ کی سکرین پر آنے لگے۔ دین کی عظمت و سربلندی کا یہ نشان (منارۃ المسیح) بیت اقصیٰ کے صحن میں تعمیر کیا گیا ہے۔ 13 مارچ 1903ء بروز جمعۃ المبارک اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک میں اس کی تکمیل نہ ہو سکی بعد میں آپ کے لخت جگر اور خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس کی از سر نو تعمیر کا آغاز فرمایا اور آپ کے عہد میں 16 فروری 1923ء کو یہ دلکش اور خوشنما مینار پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس کی بلندی 105 فٹ ہے۔ تین منزلیں ایک گنبد اور 92 سیڑھیاں ہیں۔ اس زمانہ میں اس کی تعمیر پر 5963 روپے خرچ ہوئے۔ بہرحال تھوڑی ہی دیر میں ہم اس مبارک بستی میں داخل ہوئے جس کی خاک نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدم چومے۔ ہماری بس میں موجود بعض احباب نے فرط محبت و عقیدت سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے شروع کئے اور پھر دیگر نعروں کے ساتھ ہی شہدائے احمدیت اور شہدائے لاہور کے نعرے بھی لگائے گئے اور ان تمام فلک شگاف نعروں سے، جلسہ سالانہ کی تقاریر اور نظموں کے دوران بھی قادیان کی فضا گونجتی رہی۔ مہمانان جلسہ سالانہ کے استقبال کے لئے نصب شدہ خیموں کے سامنے جونہی ہماری بس رکی افسر صاحب جلسہ سالانہ کے نمائندگان نے جملہ مہمانوں کا پُرتپاک استقبال کیا اور اس غرض سے مخصوص گاڑیوں پر مہمانوں کا سامان رکھوا کر ہر مہمان کو اس کی مقررہ رہائش پر پہنچایا۔ ان رہائش گاہوں میں مہمانوں کی سہولت اور آرام کے لئے حتی المقدور تمام لوازمات کا خیال رکھا گیا ہے۔ کھانا، چائے، بستر، وضو خانے اور غسل خانوں کے علاوہ صحت و صفائی کی سہولتیں بھی مہیا تھیں۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام قائم نور ہسپتال جو قادیان اور مضافات کے لئے سارا سال خدمت انسانیت کے جذبہ سے سرشار ڈاکٹر صاحبان اور پیرامیڈیکل سٹاف کے ساتھ دکھی مخلوق کی خدمت بجا لاتا ہے۔ یہ ہسپتال جلسہ سالانہ کے ایام میں دن رات معمول کے مریضوں کے علاوہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو بھی طبی سہولتیں بہم پہنچاتا ہے۔

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے سینکڑوں رضا کار شب و روز اپنے اپنے شعبوں کے افسران کے ماتحت نہایت درجہ خلوص، خندہ پیشانی اور فرض شناسی کے ساتھ مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے۔ مسلسل محنت، کام، سردی کی شدت اور تھکاوٹ کے باوجود کہیں دیکھنے میں نہیں آیا کہ کسی مہمان کو ان کے رویہ سے کوئی شکایت پیدا ہوئی ہو اور یہ چیز ایک معجزہ سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان رضا کاروں اور خدمت گزاروں کی صحت و عمر اور اخلاص و ایمان میں بہت برکت عطا کرے اور ان کے اخلاص و ایثار کو قبول فرمائے۔ آمین

مجھے یہاں اہل قادیان کا کچھ ذکر بھی کرنا ہے۔ وہ سب کے سب ہمہ وقت خوش باش اور روحانی اخوت و محبت کے جذبہ سے سرشار نظر آئے۔ مہمانان مسیح موعود کا احترام اور ان کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کرنے کی ان کی خوئے دلنوازی نے بلاشبہ مہمانوں کے دل جیت لئے۔ پھر چند پیارے درویشان وہ بھی تھے جو ہمیں اصرار کے ساتھ اپنے گھروں میں لے گئے اور محبت بھری، شیریں گفتگو اور بشاشت کے ساتھ خاطر مدارات فرماتے رہے، اللہ ان سارے پیارے بھائیوں کو اپنے بیشمار فضلوں سے نوازے۔ آمین

یہ دل خوشکن امر نہایت درجہ قابل ذکر ہے کہ جہاں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے جسمانی لوازمات کا جہاں پورا پورا خیال رکھا گیا وہاں ان کی روحانی غذا، عبادات، دعاؤں کے مواقع اور پنجگانہ نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات میں جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ جلسہ کے تین دنوں (28,27,26 دسمبر 2010ء) کے دوران ظہر و عصر کی نمازیں جلسہ گاہ ہی میں ادا کی جاتی رہیں۔ فجر، مغرب، عشاء اور

نماز تہجد بھی (بیت) اقصیٰ میں باجماعت ادا کرنے کا اہتمام رہا اور احباب ان سب میں شمولیت کے لئے اس کثرت سے حاضر ہوتے رہے کہ (بیت) اقصیٰ اپنی موجودہ وسعت کے باوجود نمازیوں کو اپنے وسیع وعریض دامن میں سمیٹنے سے قاصر نظر آئی۔ قارئین کرام کے علم میں ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سیدنا مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں (بیت) اقصیٰ کی بہت بڑی توسیع کی گئی ہے۔ ایک بہت بڑا ہال گراؤنڈ فلور پر بنایا گیا ہے اور دو مزید وسیع وعریض اور دلکش ہال اوپر تعمیر کئے گئے ہیں۔ نئے توسیع شدہ حصوں میں خدا کے فضل سے کم وبیش پانچ ہزار مزید نمازیوں کی گنجائش پیدا ہوگئی ہے۔ جلسہ سالانہ پر حاضر ہونے والے 17 ہزار مہمانوں کی رہائش گاہیں سارے قادیان میں پھیلی ہوئی تھیں۔ اس لئے ان میں قیام پذیر مہمانان کرام کے لئے بیت اقصیٰ کے علاوہ درج ذیل (بیوت الذکر) میں بھی نماز باجماعت اور درس کا انتظام وانصرام کیا گیا تھا۔

☆بیت فضل ☆بیت دارالفتوح ☆بیت نور☆بیت انوار اور☆بیت ناصر آباد

بیت مبارک جلسہ کے دوران مستورات کے لئے مختص کر دی گئی تھی۔ 24 دسمبر 2010ء کی نماز جمعہ اسی طرح 31 دسمبر 2010ء کی نماز جمعہ بھی بیت اقصیٰ میں ادا کی گئی اور مقامی خطیب صاحب نے خطبہ جمعہ دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ شام کو مقررہ وقت پر بیت اقصیٰ اور تمام رہائش گاہوں پر سننے کا انتظام کیا گیا تھا اور حضور انور کا جلسہ قادیان کا اختتامی خطاب جلسہ گاہ میں ایک بہت بڑی سکرین (Screen) کے ذریعہ براہ راست لندن سے سنایا اور دکھایا گیا۔ خاکسار کو بھی روزانہ نماز تہجد اور نماز فجر بیت اقصیٰ میں ادا کرنے کا موقع ملتا رہا۔ نماز فجر کے بعد تربیتی عناوین پر درس ہوتے رہے۔ باجماعت نماز تہجد کی کیفیت اور سکینت کو الفاظ کا جامہ پہنانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ خدا کے ہزاروں بندے خدا کے حضور پُرسوز اور عاجزانہ دعاؤں اور التجاؤں میں مصروف ہوتے ان دعاؤں کی قبولیت کے لئے رحمت باری تعالیٰ یقیناً اپنے بندوں پر سایہ فگن ہوتی ہے اور ان کا فیض اور فیضان، انسان کے لئے دونوں جہانوں کی حسنات وبرکات کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ رات اور دن کے مختلف اوقات میں (پنجگانہ نماز باجماعت، نماز تہجد اور جلسہ کی تقاریر کے علاوہ) احباب کثرت سے حضرت مسیح موعود کے بیت الدعا میں دعا اور نوافل کی ادائیگی کی توفیق پاتے۔ اسی طرح بہشتی مقبرہ میں حضرت اقدس کے مزار پُرانوار پر دعا کے لئے جانے والوں کا تانتا بندھا رہتا۔ نوافل اور دعاؤں کا یہ روح پرور ماحول جس نے ہزارہا شاملین جلسہ کو از خود رفتہ کر دیا تھا، دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس مبارک بستی کے چپہ چپہ پر انوار الٰہی کا نزول ہو رہا ہے اور پھر ہزارہا لوگ مرد، عورتیں، بچے، جوان اور بوڑھے خاموشی اور وقار کے ساتھ قادیان کی تنگ گلیوں سے گزرتے ہوئے نظم وضبط کی ایسی فقید المثال تصویر پیش کر رہے تھے کہ اسے روحانی اجتماع کے سوا کوئی اور نام اور عنوان نہیں دیا جاسکتا۔ دیگر انسانی جلسوں سے ممتاز یہ جلسہ لاریب بانی سلسلہ احمدیہ کی مقبول دعاؤں اور خواہشات کا شیریں ثمر اور اعلیٰ دینی روایات کا آئینہ دار ہے۔

آیئے اب جلسہ سالانہ قادیان کے پروگرام اور تقاریر کے عناوین پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ جلسہ کے ہر سیشن کا آغاز اجتماعی دعا اور قرآن کریم کی تلاوت اور تلاوت کردہ آیات کریمہ کے ترجمہ سے ہوتا رہا جس کے بعد حمد باری تعالیٰ، مناجات الٰہیہ، نعت رسول مقبول ﷺ اور دینی اقدار کی آئینہ دار نظمیں پڑھی جاتی رہیں۔ سب سے پہلے اس جلسہ سالانہ کی کچھ تقاریر کے عناوین ملاحظہ فرمائیں جو یہ ہیں۔

☆ہستی باری تعالیٰ (نصرت الٰہی کی روشنی میں)

☆سیرت آنحضرت ﷺ (صبر وثبات قدم کی روشنی میں)

☆جماعت احمدیہ اور مذہبی رواداری

☆سیرت حضرت مسیح موعود (حقوق العباد کے آئینہ میں)

☆عصر حاضر کے اقتصادی بحران کا حل

☆جماعت احمدیہ اور مالی قربانی

☆(دین حق) اور عائلی زندگی

☆شہدائے اولین وآخرین کا مقام ومرتبہ (شہدائے لاہور کا تذکرہ)

ان تقاریر کی اہمیت واثر آفرینی کے بارہ میں خاکسار صرف اس قدر عرض کرنا چاہتا ہے کہ خدا کے فضل سے رجوع وانابت الی اللہ اور محبت الٰہی پیدا کرنے والی، رسول کریم ﷺ کے عشق ومحبت کی لازوال دولت سے مالا مال کر دینے والی مخلوق خدا کی ہمدردی وغمگساری اور خدمت خلق کے سچے جذبہ سے سرشار کر دینے اور دنیا کے مسائل کا اطمینان آفریں حل پیش کرنے والی ان تقاریر کا مقررین نے حق ادا کر دیا اور سامعین جلسہ نے بھی پورے نظم وضبط اور ہمہ تن گوش ہوکر ان کو سننے کا حق ادا کر دیا۔ تقاریر کے دوران حسب موقع نعرہ ہائے تکبیر۔ اللہ اکبر، درود وسلام کا زیر لب ورد جاری رہا، حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ کا نعرہ بار بار جلسہ کے ایام میں گونجتا رہا جس کے جواب میں ہزارہا سامعین نہایت درجہ محبت وعقیدت سے بیک آواز اور اونچی آواز میں اور ایک انداز میں ﷺ پڑھتے تو یوں محسوس ہوتا کہ جلسہ کا سارا ماحول رحمت الٰہی کے نور سے بقعہ نور بن گیا ہے۔ دین حق زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعروں سے بھی فضا مسلسل گونجتی رہی۔ ایک اور نعرہ جلسہ سالانہ قادیان میں نیا تھا کہ 86 معصوم ومظلوم شہدائے لاہور جنہوں نے جمعہ کی نماز کے دوران 2 احمدیہ عبادت گاہوں میں درود شریف کا ورد کرتے ہوئے 28 مئی 2010ء کو کمال جذبہ صدق وصفا کے ساتھ اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر حضرت مسیح موعود سے اپنی وفا کی لازوال تاریخ رقم کی، ان کی یاد میں تینوں روز مسیح موعود کی بستی میں جلسہ سالانہ قادیان کی فضا شہدائے احمدیت اور شہدائے لاہور کے پُر درد اور فلک شگاف نعروں سے گونجتی رہی۔ ان شہدائے حق کے بارہ میں جلسہ کے پروگرام میں ایک خاص تقریر بھی رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان اصحاب صدق ووفا کی روحوں پر اپنی ابدی رحمتوں کی بارش برساتا رہے اور ان میں سے ہر ایک کے حق میں حضرت مسیح موعود کی یہ دعا قبول فرمائے کہ ؎

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

قادیان کی سڑکیں اور راستے اب بہت صاف ستھرے اور ہموار ہیں۔ تقریباً ہر طرف عمدہ پکی سڑکیں بن چکی ہیں۔ گرد وغبار کا نام ونشان نہیں۔ مہمانوں کے لئے نئے گیسٹ ہاؤس تعمیر ہوچکے ہیں۔ نئے جماعتی دفاتر اپنی خوبصورتی و دلکشی اور وسعت و بلندی کے اعتبار سے دیکھنے والوں کو بہت خوش منظر لگتے ہیں۔ ایک اور نئی بلڈنگ مخزن تصاویر کے نام سے جماعتی ترقی کی سلسلہ وار تاریخی تصاویر کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔ MTA قادیان کی عمارت اور اس میں جدید آلات دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام نامی سے معنون ومنسوب سرائے وسیم بھی طرز تعمیر کا نادر نمونہ ہے۔

سرائے طاہر کی عظیم، وسیع اور پُرشکوہ عمارت جہاں اب جامعہ احمدیہ کھل گیا بڑی شان وشوکت والی عمارت ہے۔ اس کے ساتھ ہی بیت انوار جو مغلیہ تعمیر کا نادر نمونہ ہے۔ 11000 مربع فٹ رقبہ پر تعمیر شدہ نہایت ہی خوبصورت عبادت گاہ ہے جس میں 1700 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ تمام نئی بیشمار عمارتوں سے قادیان کی رونق ماشاء اللہ کئی چند دوبالا ہوگئی ہے اور یہ سب کلام والہام الٰہی وسع مکانک کی قبولیت وسچائی کا زندہ ثبوت ہیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان کی 17 ایکڑ پر پھیلی ہوئی سرزمین خوبصورتی، سبزہ، ہرے بھرے درختوں، خوبصورت روشوں اور پھولوں اور بجلی کے قمقموں سے اپنی مثال آپ ہے۔ الغرض روحانی اور ظاہری ہر اعتبار سے مسیح موعود کی اس پاک بستی پر بہار کا سماں ہے اور بالخصوص یہاں عبادات، نمازوں، نوافل اور دعاؤں کا جو روح پرور ماحول ہے۔ اس کی وجہ سے یہاں سے واپس آنے اور اس مقدس بستی کو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ یکم جنوری 2011ء کو نئے سال کا آغاز ہم نے اسی بستی، پیاری بستی سے کیا ہمارے ارمانوں، پیمانوں ہماری امیدوں محبتوں، عقیدتوں کی بستی ہم سے چھوٹی نہیں جارہی تھی۔

قادیان سے وقت رخصت دل کی جو کیفیت اور جذبات کا جو حال تھا وہ سیدنا محمود مصلح موعود کے درج ذیل اشعار کا مظہر تھے۔ ؎

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں
خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقام پاک کا
سوتے سوتے بھی یہ کہہ اٹھتا ہوں ہائے قادیاں
گلشن احمد کے پھولوں کی اڑا لائی جو بُو
زخم تازہ کر گئی باد صبائے قادیاں

سفر میں خلق عظیم کا ظہور

ایک سفر کے دوران کھانا تیار کرنے کا وقت آیا تو مختلف صحابہؓ نے کام بانٹ لئے۔ آنحضرت ﷺ نے جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کرنے کا کام اپنے ذمہ لے لیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ کام بھی ہم کرلیں گے تو آپؐ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تم یہ کام بھی کرسکتے ہو۔ مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں خود کو تم سے ممتاز کروں اور الگ رکھوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ہمراہیوں سے ممتاز بنتا ہے۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 4 ص 265 دارالمعرفہ۔ بیروت)

آنحضرت ﷺ ایک دفعہ اپنے صحابی حضرت سعدؓ کی عیادت کے بعد واپس جانے لگے تو انہوں نے سواری کیلئے اپنا گدھا پیش کیا اور اپنے بیٹے قیسؓ کو ساتھ جانے کے لئے کہا۔ حضورؐ نے قیسؓ سے فرمایا آگے بیٹھو۔ انہوں نے ادب کی وجہ سے انکار کیا تو آپؐ نے فرمایا سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے مگر قیسؓ کے اصرار پر آپ نے آگے بیٹھنا قبول کرلیا۔

(شرح المواہب اللدنیہ زرقانی جلد 4 ص 264 دارالمعرفہ بیروت 1993ء)

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ ایک سفر میں حضور ﷺ کے ہمراہ تھے حضورؐ نے اتر کر انہیں فرمایا کہ اب تم سوار ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں سوار ہوں اور آپ پیدل چلیں۔ مگر حضورؐ کے حکم دہرانے پر اطاعت کے خیال سے سوار ہوگئے اور حضور نے سواری کی باگ پکڑ کر اسے چلانا شروع کر دیا۔

(کتاب الولاۃ کندی بحوالہ سیر الصحابہ جلد 3 ص 216 ادارہ اسلامیات لاہور)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ بیوت الحمد کالونی ربوہ لکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم نیر احمد سراء صاحب کو مورخہ 29 دسمبر 2010ء کو تھائی لینڈ میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام ثمر احمد تجویز ہوا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم غضنفر اقبال چٹھہ صاحب سابق انسپکٹر مال آمد (جو وہاڑی میں دوران خدمت راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے) کا پہلا نواسہ، مکرم چوہدری نثار احمد سراء صاحب نگران بیوت الحمد کالونی ربوہ کا پہلا پوتا اور مکرم چوہدری محمد دین سراء صاحب سابق مینیجر محمد آباد سٹیٹ کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر والا، خادم دین، نیک، صالح اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم عبدالکبیر قمر صاحب مربی سلسلہ استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ قدسیہ شہزاد صاحبہ زوجہ مکرم شہزاد احمد صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17 جنوری 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کو وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرماتے ہوئے فرہاد احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد یوسف صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کا نواسہ ہے۔ نیز ننھیال کی طرف سے حضرت مستری نظام دین صاحب آف چانگریاں رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر والا، نیک، صالح، خادم دین، دامن خلافت کا وفادار اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

❁ مکرم ظہور احمد جاوید صاحب ابن مکرم عبدالواحد صاحب مرحوم کارکن وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ دارالصدر جنوبی ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرم فہیم احمد صاحب درانی ابن مکرم مبارک احمد صاحب درانی آف جرمنی سے مبلغ 7 ہزار یورو حق مہر پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 24 جنوری 2011ء کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر کیا۔ مکرم فہیم احمد صاحب درانی مکرم حکیم عطاء الرحمن صاحب درانی مرحوم سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ کے پوتے اور مکرم شریف احمد صاحب درانی سابق معلم وقف جدید کے نواسے ہیں۔ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ مکرم عبدالواحد صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم حکیم عطاء الرحمن صاحب درانی مرحوم کی نواسی ہیں۔ جبکہ دونوں حضرت روشن دین صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میر پور خاص تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ 2006ء سے بڑی آنت کے ٹیومر کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور اب ٹیومر مزید پھیل کر مثانے کو بھی متاثر کر رہا ہے۔ گزشتہ ایک ہفتہ شوکت خانم ہسپتال لاہور میں داخل بھی رہے ہیں جہاں ڈاکٹروں نے بیماری کو دور کرنے سے مایوسی کا اظہار کیا ہے اور گھر بھجوا دیا ہے اور اب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں اور طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر مربی سلسلہ کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم فضل احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ فضل عمر فاؤنڈیشن تحریر کرتے ہیں۔

میری صحت کچھ عرصہ سے السر، امراض معدہ اور دیگر عوارض کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے محض اپنے فضل سے جملہ عوارض سے شفاء عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد طارق صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ کو گرنے کی وجہ سے دائیں بازو میں شدید چوٹ آئی ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم عتیق الرحمن صاحب ولد مکرم مقبول احمد صاحب ملتان کے دل کا والو بند ہے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد خان صاحب صدر محلہ باب الابواب غربی ربوہ کے دل کا ایک والو بند تھا۔ 6 فروری 2011ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں کامیاب آپریشن کے نتیجہ میں والو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت کافی بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب سے ان کی صحت وسلامتی والی فعال زندگی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب رچنا ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم حمید احمد تبسم صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بعمر 65 سال بقضائے الٰہی 27 جنوری 2011ء کو شیخ زاید ہسپتال لاہور میں وفات پاگئے۔ آپ گزشتہ کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا اس کے ساتھ دل کا عارضہ بھی لاحق تھا۔ وفات کے اگلے روز احمدیہ قبرستان ڈسکہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ مکرم فرحان احمد ہاشمی صاحب مربی سلسلہ ڈسکہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ مرحوم اچھی طبیعت کے مالک تھے۔ آپ تحمل مزاج سنجیدہ وجود تھے۔ آپ کو معاملہ فہمی کا غیر معمولی ملکہ عطا ہوا تھا۔ کسی بھی مسئلہ کا بڑی گہرائی میں جا کر تجزیہ کرتے اور اس کا حل پیش کرتے تھے۔ ہر ایک سے مخلصانہ رویہ رکھتے۔ انہیں اوصاف کی وجہ سے خاندان میں آپ کا ایک خاص مقام تھا۔ چھوٹے بڑے آپ سے پیار اور احترام کرتے تھے۔ گھر کا جوائنٹ فیملی سسٹم اپنی متانت، سنجیدگی اور معاملہ فہمی کی وجہ سے بہت خوش اسلوبی سے چلایا۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم شریف احمد صاحب، مکرم شکیل احمد صاحب، مکرم نوید احمد صاحب دو بیٹیاں مکرمہ انیلہ مقصود صاحبہ اہلیہ مکرم مقصود احمد صاحب سیالکوٹ اور مکرمہ راحیلہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد صاحب لاہور سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

ایک ضروری تصحیح

❁ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان لکھتے ہیں۔

روزنامہ الفضل 10 فروری 2011ء میں مکرم سلطان اکبر صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔

''انہی ایام میں محترم صاحبزادہ ایم ایم احمد نے اپنی کوٹھی البشریٰ تعمیر کی......کوٹھی البشریٰ تعمیر ہونے پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اس میں منتقل ہوگئے۔''

اس سلسلے میں عرض ہے مکرم سلطان اکبر صاحب کو اس بارے میں غلطی لگی ہے یہ کوٹھی محترم ایم ایم احمد صاحب نے نہیں بلکہ خود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے تعمیر فرمائی تھی اور آپ کی وفات کے بعد یہ ترکہ میں ان کی دیگر جائیداد کے ساتھ تقسیم ہوئی اور آپ کے بیٹے محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کے حصہ میں آئی۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

اعلان داخلہ

❁ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

❁ پی ایچ ڈی پروگرامز (ایم فل/ایم ایس کی بنیاد پر) کمپیوٹر سائنس، ایجوکیشن، سپیشل ایجوکیشن، شماریات، ایگریکلچر ایکسٹینشن

❁ ایم ایس: ایم ایس سی، ایم ایس سی (آنرز) ایم ایس کمپیوٹر سائنس

❁ بی ایس پروگرامز (چار سالہ) مائیکرو بیالوجی کیمسٹری، ماحولیاتی سائنس (صرف اسلام آباد میں)

❁ ایم اے، ایم ایڈ

❁ انٹرمیڈیٹ پروگرام: ایف اے، آئی کام، ایف ایس سی پری انجینئرنگ، ایف ایس سی (پری میڈیکل)

❁ میٹرک، عمر کم از کم 13 سال

❁ زرعی کورسز (دورانیہ 6 ماہ) سرٹیفکیٹ کورسز (دورانیہ 6 ماہ)

❁ ٹیچر ٹریننگ کورس (اے ٹی ٹی سی) بی ایڈ جنرل، بی ایڈ عربی

داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 25 فروری 2011ء ہے۔

مزید معلومات کیلئے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔ 051-9057151-2, 9250044

(نظارت تعلیم)

کیلسی ماب سیرپ
مٹی چھڑانے اور بچوں میں خون اور کیلشیم کی کمی دور کرنے کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

نکاح وتقریب شادی

مکرم غلام موسیٰ چوہدری صاحب فرینکفرٹ جرمنی لکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ میری بہن مکرمہ شہناز چوہدری صاحبہ بنت مکرم صوبیدار صابر حسین چوہدری صاحب ایڈلیڈ آسٹریلیا کی تقریب شادی ہمراہ مکرم عزیز احمد صاحب کارکن دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ ابن مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب دارالیمن غربی سابق رکن عملہ حفاظت مورخہ 26 جنوری 2011ء کو الرفیع بینکوئیٹ ہال فیکٹری ایریا ربوہ میں ہوئی۔ اس موقع پر مکرم ہومیو ڈاکٹر راجہ منیر احمد صاحب صدر حلقہ دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرائی۔ اگلے روز مورخہ 27 جنوری 2011ء کو مکرم عبدالکریم صاحب نے اپنے بیٹے مکرم عزیز احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا اپنے گھر واقع دارالیمن غربی میں اہتمام کیا اس موقع پر مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی ربوہ نے دعا کرائی۔ اس سے قبل مورخہ 9 دسمبر 2010ء کو اس نکاح کا اعلان 20 ہزار آسٹریلین ڈالرز حق مہر پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں کیا اور دعا کرائی۔ دلہا مکرم چوہدری محمد علی صاحب نمبردار مجاہد فرقان فورس کا نواسہ، مکرم سلطان احمد صاحب دارالفضل ربوہ کا پوتا اور حضرت رحیم بخش صاحب آف پھیرو چیچی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں اسی طرح دلہن مکرم وکیل محمد چوہدری صاحب آف بھابڑا ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کی پوتی ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے خیر وبرکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

تبدیلی نام

مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیق صاحب 9/4 دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ لکھتی ہیں۔

میں نے اپنا نام صفیہ سلطانہ سے تبدیل کر کے صفیہ بیگم رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

درخواست دعا

مکرم ملک سعید احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ وحدت کالونی لاہور شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ملک عبدالرب صاحب کینیڈا کی اہلیہ صاحبہ کی دونوں آنکھوں کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔فروری

طلوع فجر	5:25
طلوع آفتاب	6:50
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:56

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

نوزائیدہ بچوں کا یرقان اور خواتین کے امراض

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے

عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ (گلی عامر کلر لیب) 0344-7801578

ہر علاج ناکام ہو تو انشاء اللہ

ہولزمک ہومیوپیتھی سے شفا ممکن ہے۔ علاج کیلئے

بانی ہومیو ڈاکٹر سجاد 0334-6372030 047-6214226

Dawlance Exclusive Dealer

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔

گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ 047-6214458

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

اٹک پٹرولیم

احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ

سروس اسٹیشن کی سہولت پمپ کے اندر بھی موجود ہے

ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ کار فل سروس -/150 کار واش -/70

جنریٹر کی سہولت | نئی انتظامیہ کے ساتھ

احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289